سورة الفجر

آیات 1-16

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالۡفَجۡرِ ۙ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۙ ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ ﴿۳﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ ﴿۴﴾
هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍ ؕ ﴿۵﴾ اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ﴿۶﴾
اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۙ ﴿۷﴾ الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِى الۡبِلَادِ ۙ ﴿۸﴾ وَثَمُوۡدَ
الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۙ ﴿۹﴾ وَفِرۡعَوۡنَ ذِى الۡاَوۡتَادِ ۙ ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡنَ
طَغَوۡا فِى الۡبِلَادِ ۙ ﴿۱۱﴾ فَاَكۡثَرُوۡا فِيۡهَا الۡفَسَادَ ۙ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ
عَذَابٍ ۚۙ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ؕ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰٮهُ
رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰٮهُ
فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ۚ ﴿۱۶﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِی سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْئِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

جامع ترمذی:جلد دوم:حدیث نمبر 203

ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے

مطالعہ حدیث

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَلَّى مُعَاذٌ صَلَاةً، فَجَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَطَوَّلَ، فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: مُنَافِقٌ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَسَأَلَ الْفَتَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَطَوَّلَ عَلَيَّ، فَانْصَرَفْتُ وَصَلَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَعَلَّفْتُ نَاضِحِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالْفَجْرِ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى السنن الكبرى (نسائی)

حضرت معاذؓ نے نماز پڑھائی ایک شخص آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا حضرت معاذ نے نماز میں قرات لمبی کی اس نے مسجد کے ایک گوشے میں اپنی نماز پڑھ لی پھر فارغ ہو کر چلا گیا حضرت معاذ کو بھی یہ واقعہ معلوم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر بطور شکایت یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اس جوان کو بلا کر پوچھا تو اس نے کہا حضورؐ! میں کیا کرتا میں ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا انھوں نے لمبی قرات شروع کی تو میں نے گھوم کر مسجد کے کونے میں اپنی نماز پڑھ لی پھر اپنی اونٹنی کو چارہ ڈالا آپؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنے میں ڈالنے والا ہے تو ان سورتوں سے کہاں ہے؟ (الاعلیٰ ' الشّمس ' الفجر ' الیل)

سورۃ الفجر

- نام : پہلی ہی آیت کے لفظ والفجر سے۔جس کے معنی صبح کے وقت (The Break of Day, The Dawn)کے ہیں۔یہ نام بھی دیگر سورتوں کی طرح ایک علامتی (Symbolic) نام
- زمانۂ نزول- مکہ میں نازل ہوئی
- موضوع : آخرت کی جزاوسزا (جس کو مختلف دلائل سے پیش کیاگیا)
  - بعض سابق امم کاتذکرہ- انکار پہ کس طرح عذاب نے انکو تباہ کردیا
  - اللہ کا قانون آزمائش- انسانی عمل اورانسانی مزاج میں خیر وشر کی تقسیم
  - آخرت (اور حشر) کے ہولناک امور کا احوال- انسانی نفس میں نفس خبیثہ کاانجام اوراس کے بالمقابل سعید انسان کی کامیابی وعزت کاذکر

سورة الفجر

- یہ سورۃ اپنے مضامین کے اعتبار سے اگلی سورۃ (البلد) کے ساتھ جوڑا ہے
- دونوں میں خطاب قریش کے سرداروں سے ہے
- دونوں سورتوں کا موضوع قریش کے سرداروں کو طغیان اور سرکشی کے رویے پر تنبیہ ہے جو خدا کی نعمتیں پانے کے بعد خدا اور خلق کے معاملے میں وہ اختیار کیے ہوئے تھے۔
- دونوں سورتیں بالکل ابتدائی دور کی ہیں اس وجہ سے ان میں خطاب بھی بالعموم یایھا الانسان سے ہے اور ان میں جو دعوت یا اپیل ہے وہ بھی تمام تر انسانیت اور اس کی فطری مبادی پر مبنی ہے
- سورۃ الفجر میں پانچ اہم امور کی قسم سے ہر صاحب عقل و فہم فطرت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کو پہچانے — اور البلد میں مکہ کی قسم سے . . .

وَ الۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ الشَّفۡعِ وَ الۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾

وَ الۡفَجۡرِ - قسم ہے فجر کی

○ صبح کا وقت

وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ - اور دس راتوں کی لَیۡلٌ ولَیۡلَۃٌ کی جمع لَیَالٍ

○ لَیَالٍ دراصل لَیَالِیُ ہے جو قاعدہ کے مطابق تبدیل ہو کر لَیَالٍ لکھی جاتی ہے

وَّ الشَّفۡعِ - اور جفت کی قسم

وَ الۡوَتۡرِ - اور طاق کی قسم یہ اعداد میں شفع کی ضد ہے

وَالْفَجْرِ ۙ ١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ ٢ وَّالشَّفْعِ وَ
الْوَتْرِ ۙ ٣

قسم ہے فجر کی ، اور دس راتوں کی
اور جفت اور طاق کی

By the break of Day (Dawn), And ten nights,
And the even and the odd

محمد اقبال

وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ ﴿۴﴾ هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍ ؕ ﴿۵﴾

وَالَّيۡلِ - اور رات کی قسم

اصل میں یَسْرِی تھا

اِذَا يَسۡرِ - جب وہ چلتی (ڈھلتی) ہے

اس کا مادہ ی س ر نہیں ہے

- یَسْرِ میں را کی کسرہ بتا رہی ہے کہ اس کی ی گری ہے
- اسکا مادہ س ر ی ہے سَرَى يَسْرِي رات کو چلنا
- أَسْرَى يُسْرِي ، إسْراءً رات کو چلانا (سفر کرانا)
- فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ (44:23) سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ
- اردو میں: اسریٰ معراج، سرایت، (جاری و) ساری

وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ ﴿۴﴾ هَلۡ فِیۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ ﴿۵﴾

هَلۡ - کیا

فِیۡ ذٰلِكَ - اس میں ہے

قَسَمٌ - کوئی قسم

لِّذِیۡ حِجۡرٍ - کسی عقل والے کے لیئے حَجَر - سخت پتھر

- تَحْجِیر : پتھروں سے دیوار بنا کر کسی جگہ کا احاطہ کرنا
- ایسی جگہ حِجر کہلاتی ہے اس وجہ سے ثمود کی بستی کو الحِجَر کہا گیا
- پتھر سے بنے کمرے (مکان) کو حُجرہ کہا جاتا ہے جسکی جمع حُجرات ہے
- پتھر کی دیوار۔ آڑ یا روک کا کام دیتی ہے۔ عقل سے مشابہت

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ ④ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ
حِجْرٍ ؕ ⑤

اور رات کی قسم جبکہ وہ رخصت ہو رہی ہو۔ ان چیزوں
میں صاحب عقل کے لیے بڑی شہادت ہے

And by the Night when it passes away;
Is there (not) in these an adjuration (or evidence) for those who understand?

آیات 1-5

- ان قسموں کا مفہوم کیا ہے اور ان سے مراد کیا ہے؟ مفسرین کے متعدد اقوال
- حتیٰ کہ صحابہ میں بھی کئ اقوال
- ایک گروہ- کہ ان میں فجر سے مراد کوئی بھی فجر – دس راتوں سے کوئی بھی دس راتیں مراد ہے اور جفت طاق سے مراد - تغیرِ ایام ہے
- اللہ اور اس کے رسولؐ نے بھی ان کو مطلق اور عام ہی رکھا ہے
- دوسرا گروہ- یہ مخصوص قسمیں ہیں پھر ان میں مختلف اقوال ہیں
- ان میں سے عام رائے یہ ہے کہ ان میں فجر سے مراد اس سے ۱۰ ذی الحجہ کی فجر مراد ہے

آیات 1-5

- اس گروہ نے دس راتوں سے مراد۔ ۱۰ ذی الحجہ کی فجر سے پہلے کی دس راتیں
- جفت طاق سے رمضان کے آخری عشرہ کی جفت اور طاق راتیں مراد لی ہیں
- دوسرے اقوال میں فجر سے مراد صَبِیحَۃ یَوْم النَّحْر ، الْفَجْر یَوْم الْمُحَرَّم ، صَلَاۃ الْفَجْر
- دس راتوں کے بارے میں 36 اقوال
- الْحِجَّۃ وَاللَّیَالِی الْعَشْر الْمُرَاد بِھَا عَشْر ذِی الْحِجَّۃ (اِبْن عَبَّاس وَابْن الزُّبَیْر وَمُجَاہِد)
- جفت اور طاق۔ دن رات کا تغیر، مہینے کے بدلتے دن (جفت اور طاق کی صورت میں) ۔ اللہ (جو وتر ہے) کائنات کی ہر چیز جو یا جوڑے (شفع) کی صورت میں ہے

آیات 1-5

- آپ ﷺ کی دعوت کے دو بنیادی موضوع۔ایک توحید اور دوسرا قیامت
- قیامت کے تصور کو قبول کرنا اہل مکہ کے لیے سب سے زیادہ دشوار تھا
- وہ اس پر قسم قسم کے اعتراضات کر رہے تھے اور اسے خلاف عقل قرار دیا
- اسی کے اثبات کے لیے یہ قسمیں کھائی گئی ہیں
- سورۃ کا بنیادی موضوع تو یقیناً آخرت اور قیامت ہے لیکن اس کے لیئے اللہ تعالیٰ کی جن صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اور جن کا منطقی نتیجہ آخرت کا یقین ہے ان قسموں سے ان پر بھی دلیل قائم کی گئی ہے
- کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔اس کی باگ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ساری کائنات پر فرمانروائی کر رہا ہے۔

آیات 1-5

- کسی چیز کا ظہور یا اس کا او جھل ہو جانا اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے ممکن ہے
- یہاں ہمیں ہر طرف تغیر کارفرما دکھائی دیتا ہے لیکن ہر تغیر کے پیچھے اس کی قدرت اور حکمت کام کر رہی ہے
- یہاں اس کا فطری قانون بھی کارفرما ہے اور اس کا اخلاقی قانون بھی۔ اس کے اخلاقی قانون کے تحت افراد اور قوموں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ وہ جس حد تک چاہتا ہے ڈھیل دیتا ہے اور جہاں چاہتا ہے روک دیتا ہے۔ کوئی شے اس کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔
- یہ قسمیں اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات پر ایسے دلائل فراہم کر رہی ہیں انہیں سمجھ لینے کے بعد کوئی عقلمند آدمی آخرت اور قیامت کا انکار نہیں کر سکتا

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ﴿٦﴾ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۙ ﴿٧﴾

اَلَمۡ تَرَ - کیا تم نے دیکھا

كَيۡفَ فَعَلَ - کیا کیا

رَبُّكَ بِعَادٍ - تمہارے رب نے عاد کے ساتھ

اِرَمَ - ارم کے ساتھ

ذَاتِ الۡعِمَادِ - جو ستونوں والے تھے **عماد** جمع **عمادة** کی بمعنی ستون

- **ارم**: عادِ اولیٰ کا دوسرا نام اِرَمُ ہے۔ عاد کی قوم کے اجداد (جن سے ان کی تعمیری اور عسکری ترقی کا آغاز ہوا)

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ
الْعِمَادِ ۙ ﴿٧﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے عاد کیسا تھ کیا کیا
اونچے ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ

Have you not seen how thy Lord did with Ad,
Of the (city of) Iram, with lofty pillars,

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ﴿٦﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ ﴿٧﴾

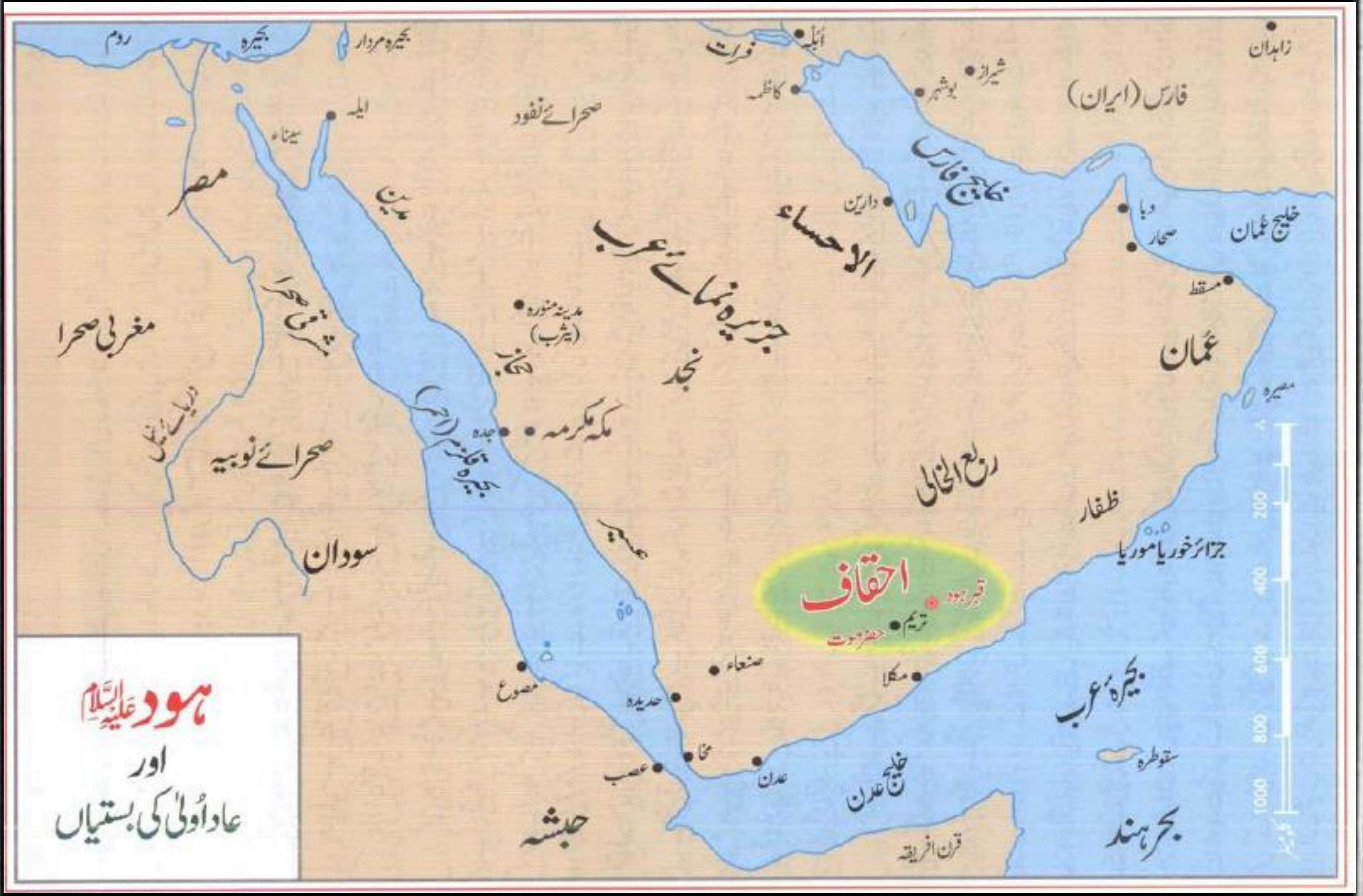

هود علیہ السلام
اور
عاد اُولیٰ کی بستیاں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ⁦(٦)⁩ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ⁦(٧)⁩

- ہزاروں برس قبل احقاف میں شاندار تمدن رکھنے والی قوم
- قرآن میں انہیں عادِ اولی اور عاد ارم بھی کہا گیا ہے
- إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ
- اونچے ستونوں والی عمارتیں بناتے تھے
- ایک تیز، سرکش، زناٹے دار، سرد زہریلی آندھی ان پر سات راتیں اور آٹھ دن چلتی رہی - پوری قوم کو تباہ کرڈالا- کھجور کے تنوں کی طرح انکی لاشیں پڑی تھیں

Fabled Lost Arabian city found

- "National Geographic" دسمبر 1978 کے مطابق Dr. Pettinato کو Ebla (شام) میں آثار قدیمہ کی کھدائی کرتے ہوئے Stone Tablets کی صورت میں لائبریری ملی جس میں انھیں بہت سے ایسے شہروں کے نام بھی ملے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ وہ بعد کے ادوار میں بنے ہیں مثلاً Beirut، Babylos، Damascus اور Gaza
- ان کے علاوہ دو شہروں کے مزید نام ملے جو بائیبل میں مذکور ہیں یعنی Gomorah and Sodom
- اسی طرح ایک اور شہر Iram کا ذکر بھی ملا جو Dr. Pettinato کے مطابق تاریخ دانوں کے لیے تو گمنام ہے، مگر قرآن کی 89 ویں سورہ میں مذکورہ ہے۔ یعنی 1978ء میں Ebla کی کھدائی سے ثابت ہو گیا کہ ارم نام کا شہر اس دنیا میں کبھی موجود تھا

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ (٦) إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ (٧)

- فروری 1992 ٹائم میگزین کے مطابق Nichdas clapp نے سیٹلائٹ کے Space Imaging Radar System سے مدد لے کر عمان کے قریب اسی شہر کے آثار دریافت کر لیے ہیں
- تقریباً 1900 فٹ ریت کے نیچے سے جو پہلی عمارت برآمد ہوئی، اس کی نمایاں چیز اس کے تقریباً نوے فٹ کے سربلند ستون ہیں
- "دیکھا نہیں، کیا کیا تیرے خداوند نے عاد کے ساتھ، ستونوں والے ارم کے ساتھ۔ 89:6

الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۙ ۝٨ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ

الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ - وہ ، نہیں پیدا کیا گیا

مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ - جن کے جیسا شہروں (ملکوں) میں

بلاد
بَلد کی جمع

وَثَمُوْدَ - اور ثمود کے ساتھ

الَّذِيْنَ جَابُوا - جنھوں نے تراشیں

مادہ: ج و ب

○ جَابَ يَجُوبُ ، جَوْبًا چٹان میں سوراخ کرنا

الصَّخْرَ بِالْوَادِ - چٹانوں کو وادی میں

صَخْرَہ: بیت المقدس کا وہ بڑا پتھر جو مدور دیوار پر اس طرح رکھا ہوا ہے کہ چھت بن گیا ہے - گنبد صخرہ Dome of Rock (قبة الصخرة)

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۖ ٨ وَثَمُودَ
الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۖ ٩

جن کے مانند کوئی قوم دنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی تھی
اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں؟

The like of which were not produced in (all) the land?
And with the Thamud (people), who cut out (huge) rocks in the valley?-

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ﴿٩﴾

- ثمود کون تھے ؟
  - وہ قوم جس کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا
  - وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا
- وجہء تسمیہ
  - ثمود : حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص- ان کے جدامجد
  - ثمود بن عاد بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام (روح المعانی)
- مسکن
  - الحجر (مدائن صالح)، حجاز اور اردن کے درمیان وادی القریٰ

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ٩

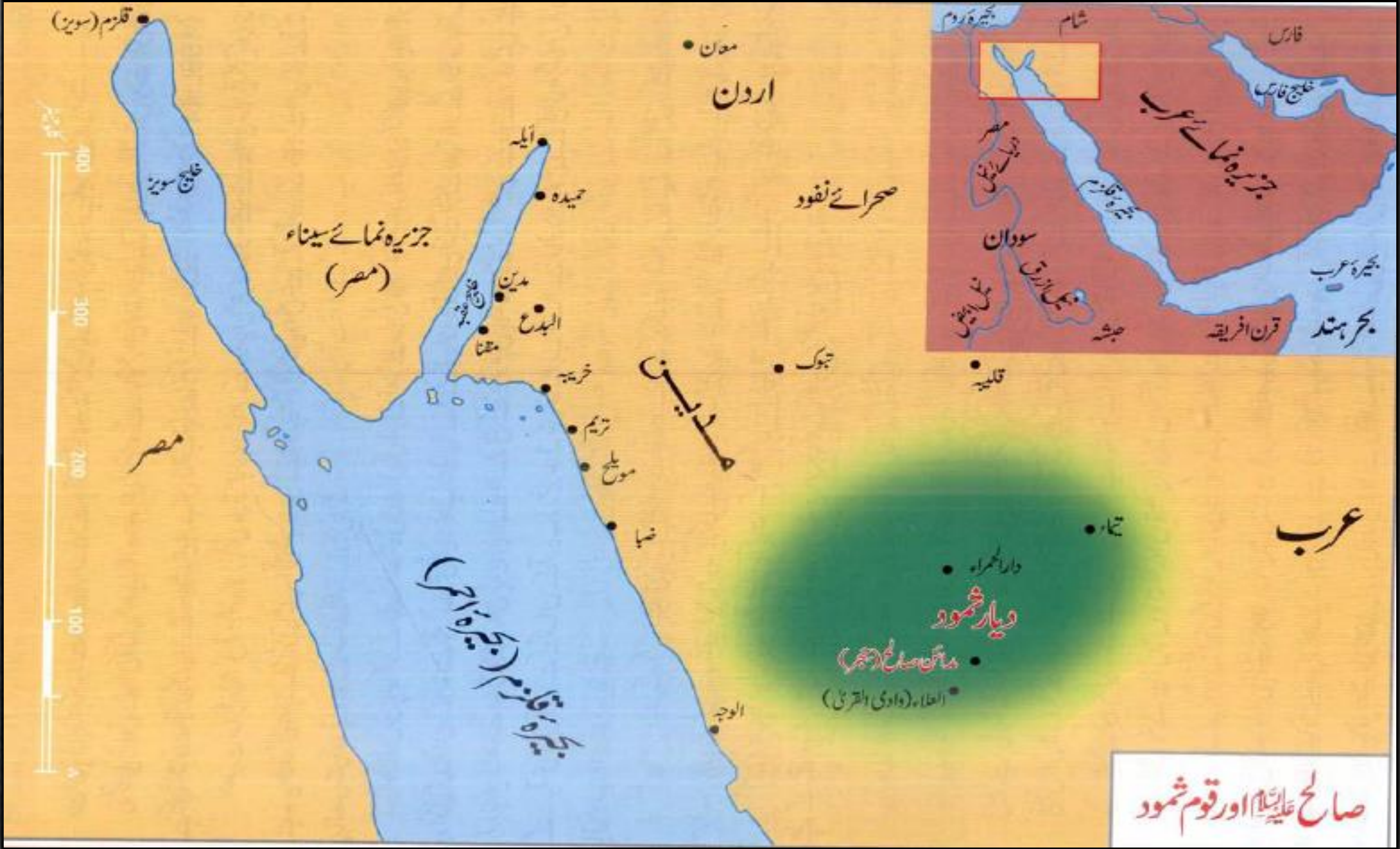

وَثَمُوۡدَ الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۙ ﴿۹﴾

- ثمود کیسے ہلاک ہوئے؟
  - اس قوم کی نابودی کی وجہ کو قرآن نے سرکش عذاب (الطاغیۃ) شمار کیا ہے
  - سورۃ الاعراف میں اسے رجفۃ (زلزلہ) کہا گیا
  - سورۃ حٰم سجدہ میں اسے صاعقۃ (بجلی کی کڑک) کہا گیا
  - سورۃ ہود میں اسے صیحۃ (ایک خوفناک چیخ) کہا گیا
- ان الفاظ کی حقیقت میں کوئی تعارض نہیں بلکہ سب الفاظ ایک ہی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں
- عذاب کے اس زلزلے کے وقت یہ سب چیزیں ایک ساتھ بطورِ عذاب

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ٩

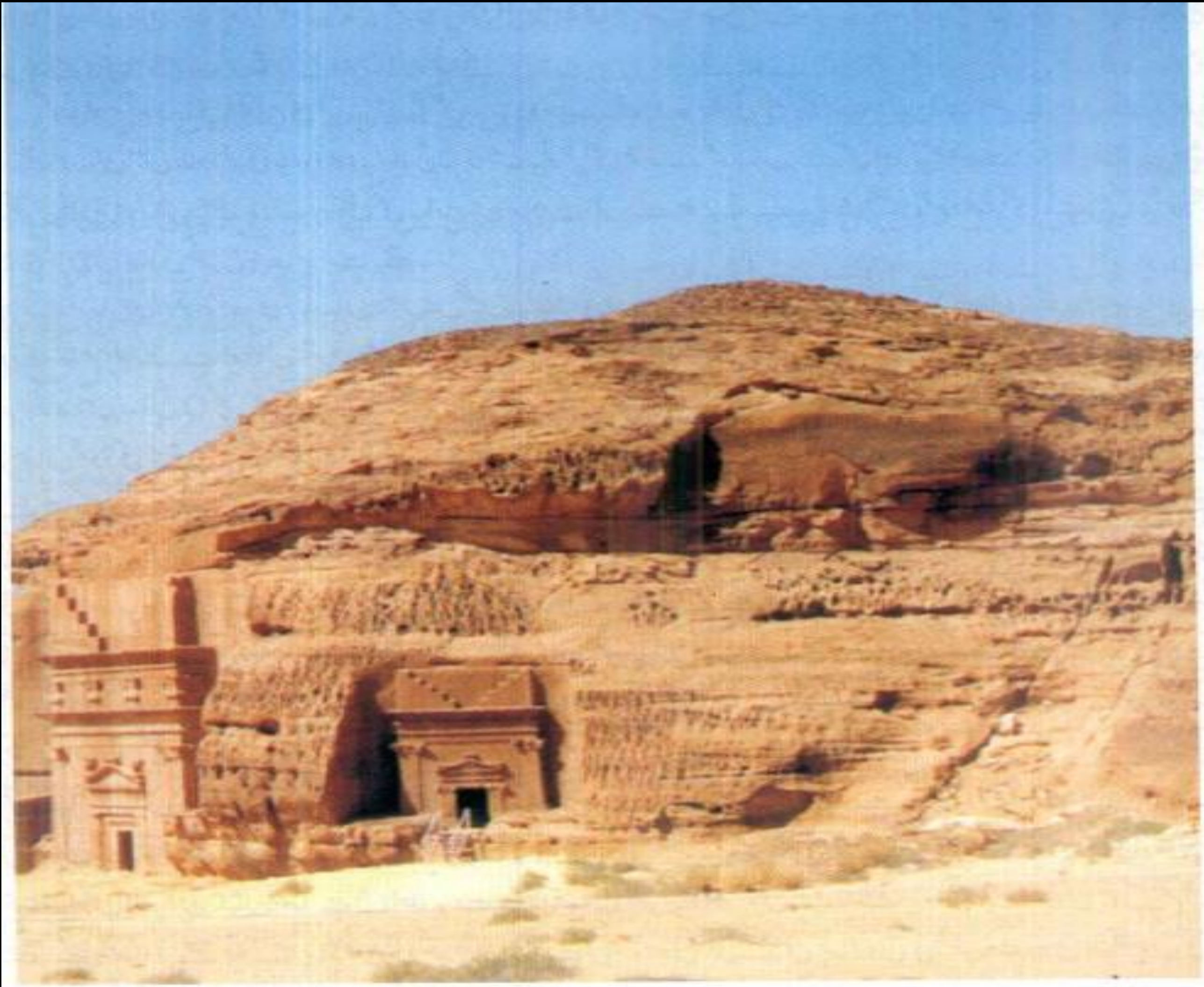

صالح علیہ السلام اور قوم ثمود کی بستی

وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾ فَاَکۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾

وَفِرۡعَوۡنَ - اور فرعون کے ساتھ

ذِی الۡاَوۡتَادِ - جو میخوں والا تھا

○ اوتاد ۔ وتد کی جمع ہے بمعنی میخیں (عام طور پر لکڑی کی)

الَّذِیۡنَ طَغَوۡا - وہ جنھوں نے سرکشی کی

فِی الۡبِلَادِ - شہروں میں

فَاَکۡثَرُوۡا - پھر انھوں نے کثرت دی أَكْثَرَ يُكْثِرُ: کثیر بنانا، زیادہ کرنا

فِیۡهَا الۡفَسَادَ - ان میں فساد کو

وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۪ۙ ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ
۪ۙ ﴿۱۱﴾ فَاَکۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ ۪ۙ ﴿۱۲﴾

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ ؟ یہ وہ لوگ تھے جنہوں
نے دنیا کے ملکوں میں بڑی سرکشی کی تھی
اور ان میں بہت فساد پھیلایا تھا

And with Pharaoh, lord of stakes?
Who (all) were rebellious (to Allah) in these lands,
And heaped therein mischief

محمد اقبال

فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ ۚ ﴿١٣﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ؕ ﴿١٤﴾

فَصَبَّ - تو برسایا   صَبَّ يَصُبُّ ، صَبًّا انڈیلنا، برسانا

عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ - ان پر تمہارے رب نے

سَوۡطَ عَذَابٍ - عذاب کا کوڑا   سوط اصل لغوی معنی مخلوط کردینا

○ کوڑے میں مختلف بل مخلوط ہونے کے سبب اس کو سوط کہتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ - بے شک تمہارا رب

لَبِالۡمِرۡصَادِ - بضرور تاک میں ہے

○ رَصَدَ يَرۡصُدُ: تاک میں لگنا ، نگاہ میں رکھنا

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ ؕ ﴿۱۴﴾

آخر کار تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا
حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے

Therefore thy Lord poured on them the disaster of His punishment
surely thy Lord is ever watchful.

محمد اقبال

فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ ۚۙ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ﴿۱۴﴾

- آفاق اور تاریخ دونوں کے شواہد اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ کائنات کا خالق اس کو پیدا کر کے اس سے الگ تھلگ نہیں جا بیٹھا ہے بلکہ اس کی نگاہ ایک ایک چیز کی نگرانی کر رہی ہے
- مجال نہیں ہے کہ کوئی چیز اس سے اوجھل ہو سکے۔ ہر چیز کی باگ اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی قوم طغیان کی روش اختیار کرتی ہے تو وہ اس کو مہلت تو ضرور دیتا ہے لکن اس کی ایک خاص حد مقرر ہوتی ہے جس کو پھلانگنے کی اجازت وہ نہیں دیتا
- یہ اس امر کی نہایت واضح دلیل - کہ یہ دنیا کسی کھلنڈرے کا کھیل نہیں ہے بلکہ ایک حکیم و قدیر کا بنایا ہوا، ایک با مقصد و باغایت کارخانہ ہے۔

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ۬ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ - پس وہ جو ہے انسان

اِذَا مَا - (تو) جب کبھی بھی

ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ - آزمائش میں ڈالتا ہے اس کو اس کا رب

- اِبْتَلَى يَبْتَلِي اِبتَلَاءٌ : کسی چیز کو الٹ پلٹ کرنا، آزمائش میں ڈالنا

فَاَكۡرَمَهٗ - اور وہ عزت دیتا ہے اُسے

وَنَعَّمَهٗ - اور نعمت دیتا اُسے

فَيَقُوۡلُ - تو وہ کہتا ہے

رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ - مجھے عزت دی

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَ
نَعَّمَهٗ ۙ۵ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ ﴿۱۵﴾

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اُس کو آزمائش
میں ڈالتا ہے اور اُسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے
کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا

Now, as for man, when his Lord tries him, giving him honour and gifts, then says he, (puffed up), "My Lord has honoured me."

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ ﴿۱۶﴾

وَاَمَّآ - اور وہ جو ہے

اِذَا مَا - (کہ) جب کبھی بھی

ابْتَلٰىهُ - وہ آزمائش میں ڈالتا ہے اس کو

فَقَدَرَ - اور تنگ کر دیتا ہے

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ - اس پر اس کا رزق

فَيَقُوْلُ - تو وہ کہتا ہے

رَبِّيْٓ اَهَانَنِ - میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ۬
فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ۚ ﴿۱۶﴾

اور جب وہ اُس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اُس کا رزق اُس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا

But when He tries him, restricting his subsistence for him, then says he (in despair), "My Lord hath humiliated me!"

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ۵ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ

- قوم عاد، قوم ثمود اور فرعون کی سرکشی اور فساد اور پھر ان کے انجام کے ذکر کرنے کے بعد اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ انسان عزت اور نعمت پا کر سرکش کیوں ہو جاتا ہے
- اور اگر یہی عزت اور نعمت اس سے چھن جاتی ہے تو وہ مایوسی و نامرادی کا شکار کیوں ہو جاتا ہے
- دنیا کی بیشتر قوموں میں دو کردار ہمارے سامنے آتے ہیں
- اقتدار کی مسند، دولت و حشمت اور جاہ و اقتدار ان کے پاس ہو ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، تو اس کو اس کی رضا کی علامت سمجھتے ہیں
- انھیں گمان ہوتا ہے کہ ہم یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہے

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ ﴿۱۶﴾

○ دوسرا گروہ - وہ جو ان دونوں چیزوں سے محروم ہے

○ نہ انھیں دولت میسر ہے اور نہ اقتدار کی کوئی کرسی۔ وہ اس صورتحال کو اپنے لیے قدر و قیمت نہیں محرومی کی علامت سمجھتے ہیں۔ ان کا گمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ان کی کوئی۔ ان کو دنیا کی ذلتیں جھیلنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ مایوسی اور نامرادی کا شکار ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

○ وہ شیطان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور ظلم کے مقابلے میں ظلم کی راہیں تلاش کرنے لگتے ہیں ان دونوں غلط رویوں نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو فساد سے بھر دیا

○ یہ بات اگرچہ قریش کے سرادروں کو - لیکن عام صیغے میں - کہ فراخی نعمت پر فخر و غرور اور تنگی رزق کے نتیجے میں مایوسی و نامرادی کے یہ رویے بالعموم انسانوں کے لیے دنیا کے امتحان میں ناکامی کا باعث بنتے ہیں

آیات 15-16

- یہاں اس غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے کہ جاہ واقتدار یا دولت و حشمت اللہ کی رضا کا معیار نہیں۔ اور دولت و حشمت اور جاہ واقتدار سے محرومی ذلت کی علامت نہیں
- یہ دونوں چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہیں- دولت اور طاقت کا امتحان شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے اور مفلس اور تنگ حال کا امتحان یہ کہ وہ صبر اور قناعت کے ساتھ راضی برضا رہتا ہے اور حالات کے مقابلے کے لیے مضبوط اور اپنے کردار میں پختہ اور پائیدار ثابت ہوتا ہے یا حوصلہ ہار کر بیٹھ جاتا ہے
- انسان کے صبر و شکر کی پختگی ہی پر اس کے تمام دین کی پختگی کا انحصار ہے۔ ایک جیسی حالت کبھی نہیں رہتی۔ اس لیے ان دونوں چیزوں کا مختلف وقتوں میں امتحان ہوتا رہتا ہے۔ جس نے یہ دونوں صفات اپنے اندر پیدا کرلیں وہ ہر طرح کے حالات میں وہ زندگی اختیار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔